بیرونی ممالک سے دوستی اور ثقافتی تعلقات کی ازبیک انجمن

УЗБЕКСКОЕ ОБЩЕСТВО ДРУЖБЫ

سوویت ازبکستان

۶ (۲۱۲) ۱۹۸۰

شمارہ ۶ (۲۱۲) ۱۹۸۰ء
رسالہ ۱۹۶۲ء میں نکلنا شروع ہوا تھا اور اردو، انگریزی، عربی، اسپینش، جرمن، روسی، ازبیک، فارسی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔

اس شمارے کی جھلکیاں:

* * *

سرورق: نوائی کی لینن شاہراہ (مضمون صفحہ ۸ پر ملاحظہ کیجئے)

سرورق کے اندر: نوائی سیمنٹ کارخانہ (اوپر — کارخانے کا برقی کمپیوٹر مرکز؛ بھٹیوں کا کنٹرول پینل؛ نیچے — گردش کرتی ہوئی بھٹی۔)

عقبی کور کے اندر: فری اسٹائل کشتی میں امریکا اور سوویت یونین کے منتخب پہلوانوں کی ٹیموں کے درمیان دوستانہ مقابلے۔

* * *

اس شمارے کی تصاویر علی‌شیر اوازوف، ولیری تاران اور ولادیمیر کوگالی کی کھینچی ہوئی ہیں۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۵ ویں کانگرس کی قراردادوں پر عمل درآمد

آج کا نیازباش

آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۵ ویں کانگرس نے جو فروری — مارچ ۱۹۷۶ء میں منعقد ہوئی تھی، بہت سے مختلف النوع مسائل پر غور و خوض کیا تھا۔ کانگرس نے دیگر باتوں کے علاوہ ملک کی زرعی پیداوار میں مزید اضافے سے متعلق ایک ٹھوس پروگرام بھی منظور کیا تھا۔ اس سلسلے میں کانگرس کی قراردادوں میں ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک کی مدت کے لئے مجموعی زرعی پیداوار میں اوسطاً ۱۴ سے لے کر ۱۷ فیصدی تک سالانہ اضافے کا نشانہ مقرر کیا گیا۔

ان نشانوں کی تکمیل کے لئے کمیونسٹ پارٹی نے دو ہمرشتہ مقاصد مدنظر رکھے۔ پہلا مقصد یہ ہے کہ ملک کے لئے غذائی اشیا اور زرعی خام مال کی قابل اعتبار فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور ہر زمانے میں کافی محفوظ ذخائر موجود رہیں۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ شہری اور دیہی آبادی کے معیار زندگی اور ثقافتی سطحوں کے فرق کو دور کرنے کی طرف مزید پیش قدمی کی جائے۔ اس ضرورت کی پارٹی پروگرام میں بھی وضاحت کی گئی ہے۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۵ ویں کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے لیونڈ بریژنیف نے کہا تھا: "ہم حقیقت‌پسند ہیں۔ ہمیں اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ زرعی پیداوار کے میدان میں انقلابی کایاپلٹ کے لئے وقت، جانفشانی اور زبردست سرمایہ‌کاری درکار ہے۔"

اسی اصول کی بنیاد پر سوویت حکومت نے دسویں پانچ‌سالہ منصوبے (۱۹۷۶ء — ۱۹۸۰ء) میں زراعت کی ترقی کے لئے ایک کھرب ۷۲ ارب روبل مختص کئے ہیں۔ یہ رقم اس سے قبل کے پانچ برسوں کے دوران زرعی میدان میں کی جانے والی سرمایہ‌کاری سے ۴۱ ارب روبل زائد ہے۔ موجودہ پانچ‌سالہ منصوبے کے دوران سوویت یونین کے اجتماعی اور ریاستی فارموں کو ۴۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن معدنی کھاد فراہم کی جائے گی جبکہ اس سے قبل کے پانچ برسوں میں ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن معدنی کھاد فراہم کی گئی تھی۔ فارموں کو زرعی مشنری کی فراہمی بھی ۵۰ فیصدی سے زائد ہوگی اور زمین سدھار سے متعلق کاموں کے دائرے کو کافی وسعت دی جائے گی۔

یہ حقائق و اعداد پورے ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم ازبیکستان کی زرعی ترقی کے منصوبوں پر نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ منصوبے بھی اتنے ہی بڑے پیمانے کے ہیں۔ ہماری جمہوریہ کپاس کی پیداوار کے اعتبار سے سوویت جمہوریاؤں میں سر فہرست ہے۔ ازبیکستان کے لوگ کپاس کی پیداوار بڑھانے کو وطن‌دوست اور بین‌الاقوامی فریضہ تصور کرتے ہیں۔ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء تک پانچ برسوں میں سوویت ازبیکستان کو مجموعی طور پر ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ ٹن کپاس پیدا کرنی ہے جو ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک کی مجموعی پیداوار سے ۲۶ لاکھ ٹن زائد ہے۔

ازبیکستان میں دسویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران زرعی ترقی کے لئے تقریباً ۹ ارب روبل مختص کئے گئے ہیں جو اس سے قبل کے پانچ برسوں کی سرمایہ کاری سے ۲ ارب روبل زائد ہیں۔ زرعی مشنری، معدنی کھاد اور ایسی ادویات کی فراہمی کی رفتار بھی بہت تیز کر دی گئی ہے جو خودرو پودوں کو ضائع کرتی ہیں۔

زراعت کے مزید فروغ کے اس پروگرام پر عمل درآمد سے، سالانہ شرح ترقی کے نشانوں اور ان کی تکمیل سے زرعی پیداوار میں مطابق اضافے اور سوویت عوام کے معیار زندگی کی مزید بلندی اور ان کے حالات زندگی اور حالات محنت کی بہتری سے متعلق بنیادی معاشرتی فرائض کی انجام‌دہی کی ضمانت ہوتی ہے۔

ان تمام باتوں کی یانگی‌یول علاقے میں واقع لینن اجتماعی فارم کی مثال سے بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔ ضمنی طور پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ فارم سوویت یونین — ہندوستان دوستی انجمن کی ازبیک شاخ کا اجتماعی ممبر ہے۔ ہمارے نامہ‌نگار نے لینن اجتماعی فارم کا دورہ کرنے کے بعد جو تاثرات قلم بند کئے ہیں انہیں یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔

نیازباش گاؤں تاشقند سے جانے والی ایک جدید شاہراہ پر کوئی تیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ میں فارم نظم و نسق کے دفتر کی عمارت کے سامنے کار سے باہر نکلا تو

پرمسرت مقدر کا شہر

قزل‌قم ریگستان کے بالکل کنارے آباد کئے جانے‌والے نئے شہر نوائی میں پہلے رہائشی مکان کی تعمیر کو بیس سال ہو گئے۔ آج یہ ازبیکستان کے خوبصورت اور خوش‌سلیقگی سے منظم کئے ہوئے صنعتی مرکزوں میں سے ایک ہے۔ نوائی کے متعلق یہاں شہر کے میئر اکراموف کا مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔

◆

پہلے تو آپ کے سامنے اپنے شہر سے متعلق بعض حقائق و اعداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نوائی کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہے۔ ہمارے شہریوں کی اوسط عمر ۲۸ سال ہے۔ شہر میں فی کس ۲۵ مربعے میٹر رقبے پر پیڑوں پودوں کی ہریالی موجود ہے۔ ایک دوسری دلچسپ بات یہ ہے کہ کشتی کی دوڑوں میں حصہ لینے والی منتخب ازبیکستانی ٹیم نوائی کو اپنے مستقل تربیتی مرکز کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ ہمارے شہر کے لئے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ذرا تصور تو کیجئے کہ ہم ریگستان کے کنارے رہتے ہیں جہاں درختوں کی سینچائی نہ کی جائے تو چند ہی دنوں میں سوکھ جاتے ہیں لیکن شہر کے قلب میں کشتیاں چلتی ہیں۔ [illegible] ہے یہ سماں...

ہاں، تو میں [illegible] کی تاریخ بیان کر رہا تھا۔ شہر میں ۲۶ بڑے [illegible] کارخانے قائم ہیں۔ برقی، کیمیاوی اور عمارت‌سازی سے متعلق صنعتوں کو ہم نے خاص طور سے فروغ دیا ہے۔ نوائی میں کئی بہت ہی شاندار کارخانے بھی ہیں ان میں سیمنٹ ورکس بھی شامل ہے جو ملک میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا سیمنٹ کارخانہ ہے۔ اس کارخانے کی ایک پیداواری لائن کی صلاحیت ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن سالانہ ہے۔ دو لائنیں کام کر رہی ہیں اور تیسری زیر تعمیر ہے۔ اس سیمنٹ ورکس میں الیکٹرانک پیمائشی آلات کا ایک کمپلکس اور ایک الیکٹرانک کمپیوٹر مرکز قائم ہیں۔ نوائی کیمیکل ورکس نے ابھی حال ہی میں ملک میں پہلی بار کتورن تیار کی ہے۔ خودرو پودوں کو ضائع کر دینے والی یہ دوا کپاس کے کھیتوں میں گھاس پھوس پر قابو پانے میں بہت موثر ثابت ہوئی ہے۔

نوائی کا صنعتی علاقہ رہائشی علاقے سے الگ تھلگ ہے۔ تیز ہواؤں کے اعتبار سے بھی شہر کی جائے وقوع مناسب ہے۔ فضا کو آلودگی سے پاک رکھنے کے مسئلے پر شہر کی تعمیر کا پروجیکٹ مرتب کرتے وقت ہی کافی غور و خوض کر لیا گیا تھا۔ ضمنی طور پر یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نوائی شہر کا منصوبہ تیار کرنے والے ماہرین‌فن تعمیر کو اپنے اس کام کے سلسلے میں سوویت یونین کا ریاستی انعام ملا تھا۔ تمام عمارات شہر کی مجموعی تصور کو سامنے رکھ کر تعمیر کی گئی ہیں۔ شہر کی پہلی عمارت محض ایک عام عمارت نہیں بلکہ آئندہ تعمیر ہونے‌والے محلے کا احتیاط سے سوچے سمجھے ہوئے منصوبے کے تحت، رخ اور جگہ کے تعین کے ساتھ وجود میں آنےوالا جزو تھی۔ اسی طرح ہر محلے کی تعمیر بھی پورے شہر کے جزو کی حیثیت سے ہوئی تھی۔

شہر نوائی سروس کے کئی مراحل کے اصول کے مدنظر تعمیر کیا گیا ہے۔ پہلا مرحلہ ان اداروں پر مشتمل ہے جو روز مرہ زندگی کے لئے لازمی ہوتے ہیں مثلاً اسکول، کنڈر گارٹن، ضروری اشیا کی دوکانیں، کینٹین اور پرسنل سروسوں کے مراکز۔ یہ ساری جگہیں رہائشی منطقے سے تین ساڑھے تین سو میٹر کے اندر ہی واقع ہیں۔

دوسرا مرحلہ ان اداروں پر مشتمل ہے جن کی خدمات کی ضرورت تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد ہوتی ہے مثلاً سنیما گھر، کمیونٹی مراکز، لائبریریاں، رستوران اور کھیل کود کے مراکز۔

تیسرا مرحلہ نظم و نسق اور تجارت کے اداروں کا ہے مثلاً شہر کا سپرمارکیٹ، تھیٹر، ثقافت محل۔ ان جگہوں پر لوگ کبھی کبھی جاتے ہیں اور یہ شہر کے نظم و نسق اور پبلک مرکز میں واقع ہیں۔ شہر کے منطقوں کی یہ تقسیم نئے شہروں کی منصوبہ‌بندی اور تعمیر سے متعلق اقوام‌متحدہ کے اس سیمینار کی سفارشات پر مبنی ہے جو ماسکو میں ۱۹۶۴ء میں منعقد ہوا تھا۔

نوائی پرمسرت مقدر کا شہر ہے۔ اس کی منصوبہ‌بندی اور تعمیر دوررس نتائج کے حامل ایک معاشرتی تجربے کی حیثیت سے کی گئی ہے۔ اب جبکہ شہر کی رہی سہی کمی پوری کرنے سے متعلق آخری درستی کے بعض اقدامات کئے جا چکے ہیں، کہا جا سکتا ہے کہ یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔

رنگین تصاویر

صفحہ ۱۔ گیس پروسیسنگ پلانٹ جہاں سے قدرتی گیس پائپ لائنوں کے ذریعے وسط ایشیا سے سوویت یونین کے یورپی حصے کے مرکزی علاقوں کو بھیجی جاتی ہے۔

صفحات ۲ اور ۳۔ یہ تصاویر یوم تحفظ اطفال سے متعلق ہیں۔ ملک کے دوسرے علاقوں کی طرح ازبیکستان میں بھی بچوں کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا ہے۔ ہر سال ۵ لاکھ سے زائد بچے اپنی گرمیوں کی تعطیلات سینی‌ٹوریموں، ینگ پائنیر کیمپوں اور سیاحی مرکزوں میں گزارتے ہیں۔ **تصویر:** نیچے تیان شان پہاڑی علاقے کے گلستان پائنیر کیمپ میں۔

صفحہ ۴۔ ازبیک مصور مرات صادقوف کی تخلیق "بخارا۔"

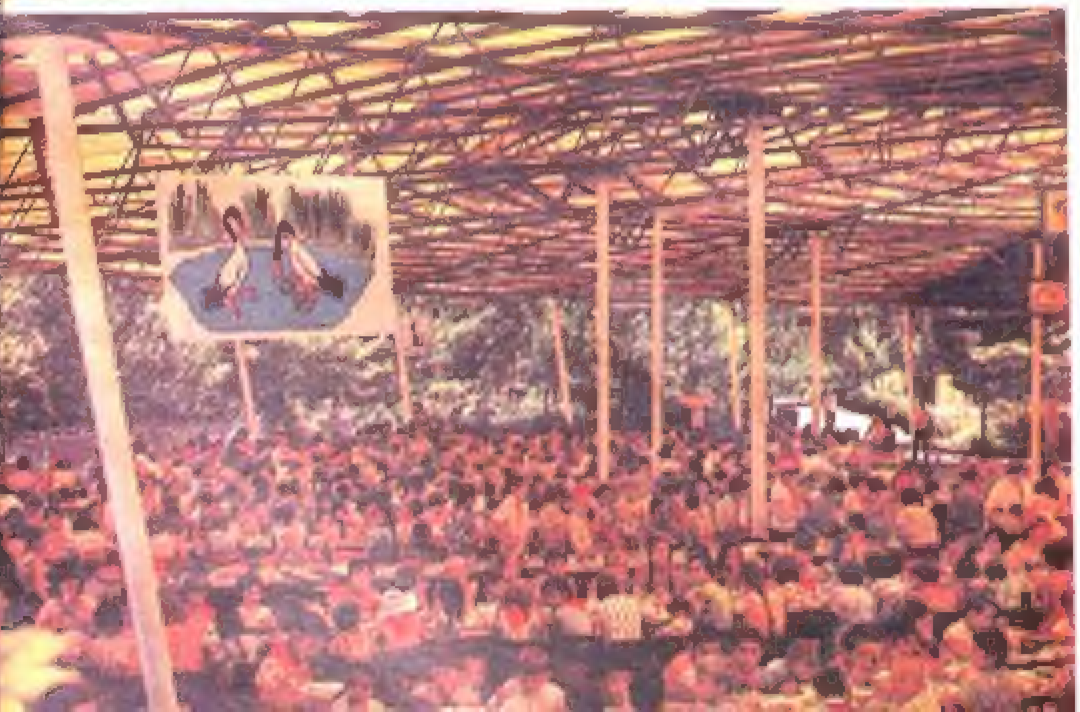




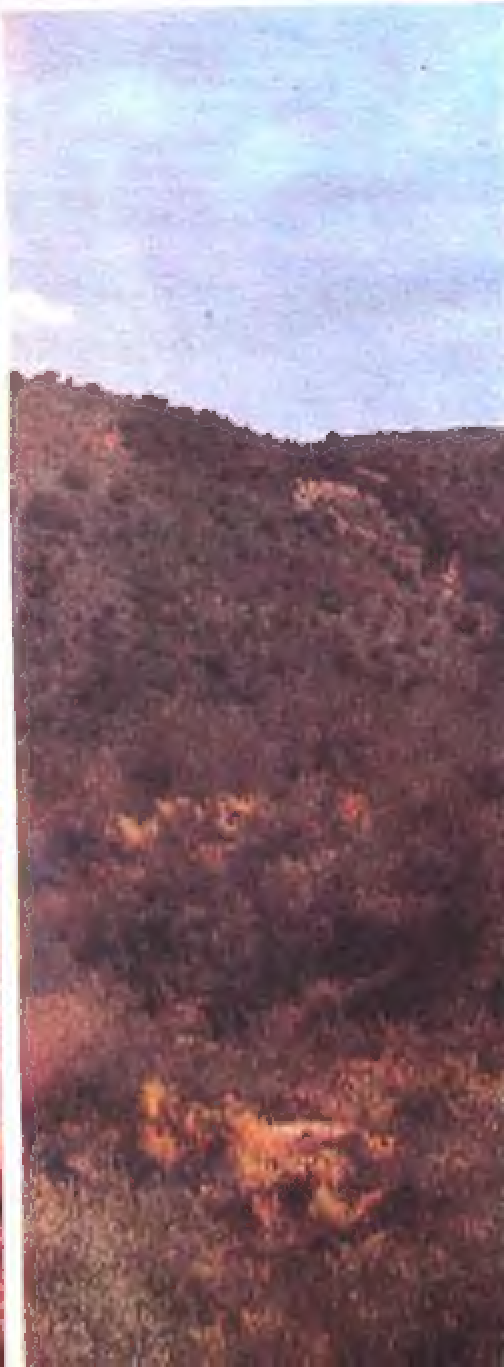












"مشہور عام افسانے کی لڑکی"

یوریئی انواروف

"مشہور عام افسانے کی لڑکی" نئے ٹیلیوژن فیچر فلم کا نام ہے جسے ازبیک فلم اسٹوڈیو نے نمائش کے لئے جاری کیا ہے۔ یہ فلم وسط ایشیا میں سوویت اقتدار کے قیام کے لئے لڑنےوالی بہادر ازبیک لڑکی مینا حسنووا کے کارناموں پر مبنی ہے۔

منظر نامہ‌نگار اوتھر مکاروف اور ہدایت‌کاروں اکمل اکبرخواجائیف اور یوری برازوف نے یہ فلم انقلاب ۱۹۱۷ء کے فوراً بعد ازبیکستان میں پیش آنےوالے سچے واقعات کی بنیاد پر بنایا ہے۔ مینا حسنووا اس زمانے میں واقعی زندگی بسر کر رہی تھی۔ وہ قشقہ‌دریا ضلعے کے گاؤں غزار میں ایک شکاری کے خاندان میں پیدا ہوئی تھی اور اس کے والد حسن میرگن نے اپنی بیٹی کو رائفل چلانے اور گھڑسواری کرنے کی تربیت دی تھی۔

امیر بخارا کا ایک درباری ولی‌خان اس نوجوان لڑکی کو پسند کرنے لگا اور اس سے زبردستی شادی کر لی۔ لیکن ولی‌خان جبرو تشدد اور تشدد کے خلاف اس لڑکی کی مزاحمت کو ختم نہ کر سکا۔ شادی کے تھوڑے ہی دنوں بعد مینا اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر کاگان شہر پہنچی اور خفیہ انقلابی تحریک میں شامل ہو گئی۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد مینا نے نئی زندگی کی جد و جہد میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ وہ ایک انقلابی دستے میں شامل ہو گئی جس کی قیادت ایک سابق [illegible] عبدوکریم کر رہا تھا۔ وہ مختلف لڑائیوں میں شریک ہوئی اور اس نے ایک مخصوص فریضے کی تکمیل میں بہادری اور [illegible] دلیری کا مظاہرہ کیا۔ اس نے [illegible] پر قبضہ کرنے اور قیدیوں کو آزاد کرانے میں [illegible] کیا۔ وہ ہاتھ میں پستول لئے گھوڑے پر سوار ہمیشہ لڑائیوں میں موجود رہتی تھی۔ مینا نے بخارا کو آزاد کرانے اور مسلح انقلاب دشمن گروہوں کا قلع قمع میں سرخ فوجیوں کے پہلو بہ پہلو حصہ لیا۔





فلم "مشہور عام افسانے کی لڑکی" کے مناظر۔

مینا حسنووا کے بہادرانہ کارناموں کی بنا پر اس کو حکومت نے اعلا انعام سے نوازا — ترکستانی محاذ کے کمانڈر میخائیل فرونزے نے مینا کو جنگی سرخ پرچم تمغہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مینا خواب غفلت سے بیدار ہونے والے مشرق کی علامت ہے۔

مختصراً یہ ہے فلم کی کہانی۔ ہمیں اتنا اضافہ اور کرنا ہے کہ فلم کے کیمرہ‌مین دوران عبدالائیف اور وادیم بختتیف ہیں اور موسیقی رومیل ولدائیوف کی ترتیب دی ہوئی ہے۔ مینا حسنووا کا کردار ازبیک ڈرامے کے حمزہ تھیٹر کی ادا کارہ شاعرہ ترسن‌بائیوا نے ادا کیا ہے۔

سوویت یونین اور امریکا کے پہلوانوں کی منتخب ٹیموں کے درمیان تاشقند کے ایک بڑے اسپورٹس جمنازیم میں فری اسٹائل کشتی کے دوستانہ مقابلے ہوئے۔ کشتی کے شائقین نے گزشتہ سال کے کل امریکا کھیلوں کے چمپین ملس جین اور سوویت پہلوان یاراگی شگائیف کی کشتی سے بہت زیادہ دلچسپی کی۔ امریکی پہلوان کے داؤں پیچ بہت اعلا معیار کے تھے اور اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ کشتی کے بعد ملس جین نے اخباری نامہ‌نگاروں سے بات‌چیت کرتے ہوئے کہا: "میرا خیال ہے کہ سوویت پہلوان دنیا کے بہترین پہلوان ہیں۔ ان میں مقابلے کی بہت زیادہ صلاحیت ہے۔ ہم ان سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ دورہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ ابھی بہت سے دشوار مقابلوں کا سامنا کرنا باقی ہے اور سوویت پہلوانوں سے ہمارے یہ مقابلے ہمیں بہتر طور پر تیاری کرنے میں مدد دیں گے۔ میں اور دوسرے بہت سے کھلاڑی ماسکو اولمپکس کے لئے تیاری کرنے پر کافی وقت صرف کرتے رہے ہیں۔ ہم اولمپک مقابلوں میں شرکت کے خواہاں ہیں۔"

دوسرے مقابلے میں امریکی پہلوان جو کارسو نے ازبیکستان کے [illegible] انویر عبدورمانوف کو [illegible] کے بعد ازبیکستان کے [illegible] ایڈ [illegible] [illegible] نے چمپین [illegible] ایک اور امریکی پہلوان ڈان شولیر کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں کہا: "میں نے گزشتہ گرمیوں میں سوویت قومی کھیلوں میں حصہ لیا تھا اور مجھے نقرئی تمغہ ملا تھا۔ اسے میں اپنا نہایت ہی اہم تمغہ تصور کرتا ہوں۔ ماسکو میں ہمیں یہ دیکھنے کا موقع ملا تھا کہ آپ کا دارالحکومت اولمپک کھیلوں کے لئے تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ مجھے کوئی شک نہیں کہ ماسکو اب اولمپکس کے لئے مکمل طور پر تیار ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ اولمپک مقابلوں میں شرکت کروں۔"

اولیگ یعقوبوف

ہمارا پتہ: مکان نمبر ۱ آخون‌بابائیف اسٹریٹ، تاشقند، سوویت یونین۔

Изд. № 5205. Т-3. Зак. 1748


США
СССР
ПРИВЕТ УЧАСТНИКАМ СОРЕВНОВАНИЯ



